NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

ASSEMBLY DEBATES

Friday, the 04th May, 2012.

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 11.25 of the clock in the morning. Mr. Deputy **Speaker (Mr. Faisal Karim Kundi) in the Chair.**

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

[ترجمہ : تواس سے بڑھ کر ظالم کون۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے تو اس کو جھٹلائے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔ وہ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پرودگار کے پاس موجود ہے۔ نیکو کاروں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کر دے اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے ان کا بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں۔ اور یہ تم کو ان لوگوں سے جو اس کے سواء ہیں یعنی غیر اللہ سے ملاتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔]

POINTS OF ORDER

جناب ڈپٹی سپیکر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اخوندزادہ چٹان آن پوائنٹ آف آرڈر۔

سید اخوندزادہ چٹان : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب محترم سپیکر۔ جناب والا ! آج صبح میرے حلقے میں ایک خودکش حملہ ہوا ہے اور اس حملے میں میرے علاقے کے اٹھارہ لوگ شہید ہو چکے ہیں اور اس حملے میں ہمارے چالیس سے زیادہ لوگ زخمی ہو گئی ہیں۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں اس کے لیے دعا کی جائے اور جناب سپیکر میرا مطالبہ یہ ہے کہ جو ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں اور جو لوگ اس خودکش دھماکے میں زخمی ہوئے ہیں ان کو بھی اس طرح کا معاوضہ دیا جائے جس طرح down districts کے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر ! یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ یہاں پر خودکش دھماکے میں ہمارے اتنے لوگ شہید ہوئے ہیں اتنے لوگ زخمی ہوئے ہیں۔

کیا باجوڑ کے عوام وہاں پر مسلم لیگ کو سپورٹ نہیں کرتے۔ میں آج اپوزیشن کو پوچھتا ہوں کہ کیا باجوڑ میں مسلم لیگ نون کی تنظیم نہیں ہے۔ میں آج آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا قبائلی علاقوں میں آپ لوگوں کی پارٹی نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو شرم آنی چاہیے کہ اتنا بڑا واقعہ ملک کا ہوا ہے اور اس میں آپ لوگوں کو ہمارے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا چاہیے اور آپ لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے تمام ملک سے کہ ہمارے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں۔

FATEHA PRAYER

جناب ڈپٹی سپیکر: خورشید شاہ صاحب فاتحہ خوانی کرا دیں۔ باجوڑ میں جو آج خود کش حملہ ہوا ہے اس کے لیے فاتحہ خوانی کرا دیں۔

(اس موقع پر دعائے مغفرت کی گئی۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ .Question Hour

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Deputy Speaker: Mrs. Nisar Tanveer Sahiba. Your question is dropped. She does not want to ask the question. Dr. Imtiaz Sultan Bukhari Sahiba. Does not want to ask the question? Question is dropped. Mrs. Nisar Tanveer Sahiba. Question is dropped. Ms. Imrana Saeed Jamil Sahiba.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

Ms. Imrana Saeed Jamil: Thank you Speker Sahib. Question No. 98.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک سیکنڈ اس کو نوید قمر صاحب reply کر رہے ہیں۔ جی سوال کریں۔

محترمہ عمرانہ سعید جمیل: میرا سپلیمنٹری سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے، انہوں نے اس میں تفصیل سے جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو ایکسرے سکینر ہے اور سیکورٹی سسٹم ہے ان کو چار فیز میں منگوایا ہے۔ اس میں دو

یونٹ ان کے آ چکے ہیں اور دو یونٹ under consideration ہیں۔ تو میرا سوال ہے کہ جو دو units under consideration ہیں what is the present status of that unit?۔اس کا آپ مجھے جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید نوید قمر صاحب۔

Syed Naveed Qamar: Mr. Speaker Sir, this particular detail is not given here. If the honourable member gives a fresh question, I will be able to give you the details.

Mr. Deputy Speaker: Asiya Nasir Sahiba on supplementary.

محترمہ آسیہ ناصر: بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ چائینہ کے علاوہ اور کتنے ممالک ہیں جن سے پاکستان joint venture projects launch کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید قمر صاحب۔

سید نوید قمر: جناب سپیکر! دنیا کے بہت سارے ممالک ہیں جن سے ہم joint venture projects کر رہے ہیں and China is only one of them. ۔ تقریباً تمام وہ ملک جن سے ہماری investment آتی ہے وہاں کسی نہ کسی فارم میں joint venture ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next question شیخ صلاح الدین صاحب۔

شیخ صلاح الدین: سوال نمبر 100

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا تو ابھی reply receive نہیں ہوا آپ next question کر لیں۔

شیخ صلاح الدین: سوال نمبر 101

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

شیخ صلاح الدین: میرا آنریبل منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے جو یہاں پر تفصیل بتائی ہے یہ بتائیں کہ سیلز کے اندر کیسے تعین کریں گے کہ دکاندار کے پاس یا کسی بھی سیلز کی جو فیکٹری ہے وہ کتنی سیل کر رہی ہے ان کا کتنا مال باہر جا رہا ہے۔ تو اس کے لیے کونسا criteria ہو گا کس طرح وہ متعین کریں گے کہ کتنی سیل ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید نوید قمر صاحب۔

Syed Naveed Qamar: Sir directly

تو یہ نہیں کہ سکتے کہ ایک particular دکان سے کتنا ٹیکس وصول ہو رہا ہے۔ لیکن overall cumulative practice جو ہے وہ ہم ضرور دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے particularly اگر کسٹمز میں ہم improvement دکھا سکتے ہیں due to reforms of Afghan transit trade یا اور particular areas ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک particular دکان کے اوپر کیا particular reform measure جو ہے اس کا اس اثر پڑ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشریٰ گوہر صاحبہ۔

محترمہ بشریٰ گوہر: شکریہ سپیکر صاحب۔ آنریبل منسٹر سے میں پوچھنا چاہوں گی کہ جو چھبیس ہزار containers غائب ہو گئے تھے تو اس کے خلاف کیا انکوائری ہوئی ہے اور اس میں ابھی تک کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید نوید قمر صاحب۔

Syed Naveed Qamar: Sir this is a totally unrelated question. She should ask a fresh question.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں fresh question دے دیں۔ Next question, Shaikh Rohale Asghar Sahib. He does not want to ask question, this is dropped. Sabeen Rizvi Sahiba. She does not want to ask question, the question is dropped. Sheikh Muhammad Tariq Rasheed Sahib. He does not want to ask question, his question is dropped. Mr. Himayatullah Mayar Sahib. Not present? Surriya Asghar Sahiba. She does not want to ask question? Syed Asif Hasnain Sahib. Not present. Moulvi Asmatullah Sahib. Not present. Moulvi Agha Muhammad Sahib.

مولوی آغا محمد: سوال نمبر 115

مولوی آغا محمد: شکریہ جناب والا۔ جو جواب آیا ہے میری اس سے تسلی ہو گئی ہے۔ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 115, there is no supplementary. If anybody wants to ask supplementary, I can give him. Any supplementary on this question?

شیخ صلاح الدین صاحب آپ پوچھنا چاہتے ہیں۔

شیخ صلاح الدین : شکریہ سپیکر صاحب۔اس وقت جن reconditioned گاڑیوں کی بات ہو رہی ہے۔ تو انہوں نے ایک criteria بنایا تھا کہ پانچ سال کی جو پرانی گاڑیاں ہیں وہ آسکتی ہیں۔تو اس میں یہ بتائیں گے کہ اس میں تیرہ سو کی ہیں، بارہ سو کی ہیں، ہزار کی ہیں یا دو ہزار سی سی کی ہیں یا luxurious گاڑیاں بھی اس میں شامل ہیں۔ کیا اس کے متعلق بتائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : نوید قمر صاحب۔

سید نوید قمر : سوال نمبر بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : سوال نمبر 115 کا ہے۔

سید نوید قمر : سر یہ 115 کا relate نہیں کرتا یہ پرانے سوال کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : صلاح الدین صاحب یہ on currency notes ہے سوال نمبر 115۔ Fauzia Wahab Sahiba you want to ask question on this?

محترمہ فوزیہ وہاب : میں اس سوال کے متعلق سوال نہیں پوچھنا چاہتی جو پچھلے سوالات ہیں اس کے متعلق کرنا چاہتی ہوں۔ یہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ٹیکس ریفارم میں یہ یہ اقدامات کرنا چاہتے ہیں۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ جو tax payers ہے جو کہ مسلسل tax pay کرتے رہے ہیں ان کو incentive دینے کے لیے ان کو encouragement دینے کے لیے کیا ہمارے پاس کوئی سکیم ہے جو ایف بی آر شروع کرنا چاہتی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: If you have any answer on this because it is not related to this question.

Syed Naveed Qamar: This is not related to this question, but if the honourable member has any proposal, she should give it to the Finance Minister so that it can be included in the current budget.

جناب ڈپٹی سپیکر : جی۔next question ساجد احمد صاحب۔

جناب ساجد احمد: شکریہ جناب سپیکر سوال نمبر 117

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read supplementary.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ساجد احمد صاحب۔

جناب ساجد احمد: آج تک کی تاریخ تک overseas Pakistani تقریباً بارہ سے تیرہ ملین پاکستان بھیج چکے ہیں۔ تو کیا حکومت پاکستان ان پاکستانیوں کو کوئی facilities دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نوید قمر صاحب۔

سید نوید قمر: جی گورنمنٹ آف پاکستان overseas Pakistanis کو بہت زیادہ appreciate کرتی ہے Because they are a big factor in the development of the economy. اور سب سے بڑا incentive اس گورنمنٹ نے دیا ہے وہ ہے right to vote جو کہ پاکستانی ہوتے ہوئے ان کے پاس نہیں ہوتا تھا۔ آئندہ الیکشن میں انشاء اللہ ان کو یہ حق حاصل ہوگا۔ اور ان کی اپنی representation جب یہاں ہوگی تو وہ خود اپنے rights کی یہاں پر بات کر سکیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ صادق صاحبہ on supplementary ۔

محترمہ شگفتہ صادق: بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس میں جو ترسیلات کی تفصیل دی گئی ہے اس میں سعودی عرب اور یو اے ای کی جو ترسیلات ہیں ان میں 2010-11ء کے مقابلے میں 2011-12 میں کمی دکھائی دیتی ہے۔ اس کمی کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سید نوید قمر۔

سید نوید قمر: جناب سپیکر یہ تو specifically اس ملک کے اس وقت کی اکانومی پر بھی depend کرتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ دبئی وغیرہ میں ایک ٹائم پر depth آیا تھا اس کے بعد پھر growth شروع ہوئی ہے۔ تو یہ تو fluctuate کرتا رہے گا۔ لیکن over all جو ہے وہ rising trend ہے اور انشاء اللہ یہ rising trend رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی next question ساجد احمد صاحب۔

جناب ساجد احمد: شکریہ جناب سپیکر سوال نمبر 118۔

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read supplementary.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ساجد احمد صاحب۔

جناب ساجد احمد: میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت مشین ریڈیبل پاسپورٹ بنانے میں لوگوں کو بہت دقت پیش آ رہی ہے۔ اور جو overseas Pakistani ہیں ان کو بہت ہی زیادہ دقت پیش آ رہی ہے۔ تو حکومت پاکستان overseas Pakistanis کے لئے کوئی ایسے انتظامات کر رہی ہے تاکہ ان کو مستقبل میں مشین ریڈیبل پاسپورٹ بنانے میں کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ اس کا جواب دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (کیپٹن (ر) رائے غلام مجتبیٰ کھرل): جی سر۔ مشین ریڈیبل پاسپورٹ مشینیں کام کر رہی ہیں۔ within Pakistan and overseas 108 جن میں سے 23 stations overseas کام کر رہی ہیں۔ active ہیں اور 16 پر کام ہو رہا ہے۔ پچھلے چار سال میں ہم نے maximum کوشش کی ہے کہ دنیا کے بہت سارے خطوں میں، یورپ میں، West میں، مڈل ایسٹ countries میں جن ممالک میں پاکستانیوں کی maximum concentrations ہے وہاں پر ایسی مشینیں لگا دی گئی ہیں تاکہ لوگوں کو مشین ریڈیبل پاسپورٹ حاصل کرنے کے لئے زیادہ دقت یا زیادہ مشکلات نہ ہوں۔ 16 سٹیشنوں پر کام ہو رہا ہے اور within few months ان کے complete ہونے سے آنے والے وقت میں یہ مسئلہ definitely tackle ہو جائے گا۔ اور پاکستانیوں کو مشین ریڈیبل پاسپورٹ حاصل کرنے میں مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ Thank you

جناب ڈپٹی سپیکر: عمرانہ سعید صاحبہ on supplementary

محترمہ عمرانہ سعید جمیل: شکریہ سپیکر صاحب۔ میرا سوال یہ ہے کہ مڈل ایسٹ میں بہت کم points ایسے ہیں جہاں پر مشین ریڈیبل پاسپورٹ بنتے ہیں، تو جو پاکستانی دور دراز علاقوں سے وہاں آتے ہیں تو ان کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ان کا کم distance پر کچھ ایسے سنٹرز بنانے کا ارادہ ہے جہاں پر ان کو مشین ریڈیبل پاسپورٹ مہیا کیا جا سکے۔ Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پارلیمانی سیکرٹری فار انٹیریئر۔

(مسلم لیگ ن کے اراکین کی طرف سے نعرہ بازی)

کیپٹن (ر) رائے غلام مجتبیٰ کھرل: سپیکر صاحب جیسا کہ میں نے پہلے جواب میں بتایا ہے کہ مڈل ایسٹ میں دوسرے ممالک کی طرح مشین ریڈیبل پاسپورٹ کے لئے مشینیں سیٹ اپ کی جا رہی ہیں۔ بہت سارے ممالک، سعودی عرب، دبئی، ابو ظہبی ان علاقوں میں پہلے سے ہی مشینیں سیٹ اپ کی جا چکی ہیں اور definitely جو ممالک رہ گئے ہیں ان ممالک میں urgent basis پر اور top priority پر، کیونکہ مڈل ایسٹ میں ہمیں پتہ ہے کہ پاکستانیوں

کی concentration ہے اور ہم اس پر working کر رہے ہیں اور ہمارے overseas Pakistani جو ہمارے پاکستان کی وہاں پر نمائندگی کرتے ہیں، پیسے کما کر یہاں بھیجتے ہیں، جو ہماری فارن ایکسچینج میں important contribute کرتے ہیں، ہم ان کی مشکلات کو سمجھتے ہیں، انشاء اللہ پاکستان پیپلز پارٹی کی یہ حکومت ان کی مشکلات کو حل کرے گی۔ آپ کو یاد ہونا چاہیے کہ تاریخ میں ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دور میں ان کو پہلی دفعہ پاسپورٹ دیے گئے اور یہ overseas جانے کے قابل ہوئے اور فارن سرمایہ پاکستان میں آنے لگا۔ یہ لوگ جو آج پارلیمنٹ کے اندر کھڑے ہو کر پارلیمنٹ کی عزت کرنا نہیں جانتے، میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ ہی کی وجہ سے ان کی عزت ہے اور ان کو پارلیمنٹ کی عزت کا پتہ ہے لیکن انہوں نے پارلیمنٹ کو ایک جلسہ گاہ بنادیا ہے۔ یہ دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ان کے نزدیک جمہوریت صرف ان کے حکومت میں ہونے کا نام ہے۔ میرے خیال میں ان کو جمہوری روایات کو قائم رکھنا چاہیے تھا۔ انہوں نے ماضی سے سبق نہیں سیکھا۔ اور آج یہ پارلیمنٹ کے اندر جلسہ گاہ بنا کر پوری دنیا کو کیا message دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے پارلیمنٹ کو مستحکم کرنے کے لئے، پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کے لئے، پاکستان میں جمہوری اداروں کو فروغ دینے کے لئے، پاکستان میں جمہوریت کے لئے کیا کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ طریقہ دنیا کے کسی بھی ایوان میں کسی بھی developed nation میں کسی civilized nation میں یہ طریقہ acceptable نہیں ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ قوموں کی زندگی میں بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں۔ پاکستان بھی دہشت گردی اور terrorism کی جنگ سے گزر رہا ہے۔ یہاں غربت کے مسائل ہیں، employment کے مسائل ہیں یہاں پر security کے مسائل ہیں، law and order کے مسائل ہیں اور وزیر اعظم پاکستان اور صدر پاکستان نے جس طرح چار سال جمہوریت کی خاطر، پاکستان کے غریب عوام کی خاطر صبر اور رواداری کے ساتھ اور مستحکم پارلیمنٹ کے لئے جو اقدامات کیے، چار سال کے بعد یہ لوگ آج کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ اور یہ ملک کے اندر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی انجینئر عثمان ترکئی صاحب۔

انجینئر عثمان خان ترکئی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا بھی چاہوں گا اور ان کو ایک مشورہ بھی دینا چاہوں گا۔ ماضی میں مڈل ایسٹ میں اور دوسری جگہوں پر سفارت خانے اور قونصلیٹ بہت کم تھے تو گرد و پیش کے جو ممالک تھے وہاں پر رہنے والے پاکستانیوں کے پاسپورٹ ان ممالک میں بھیجے جاتے تھے جہاں ہمارے قونصلیٹ اور سفارت خانے تھے۔ یہاں پاکستان میں نادرہ پاسپورٹ آفس پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جو مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ کی مشینیں مڈل ایسٹ اور یورپ میں لگی ہیں ان کے نزدیک جو ممالک ہیں، وہاں سے پاکستانی اپنے پاسپورٹ ان کو بھیجیں اور ان کو مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ مل جائیں۔ تو میرا یہ مشورہ بھی ہے اور سوال بھی ہے

۔ دوسری بات کہ میں اپنے بھائیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ جو ہمارے بھائی دیار غیر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں پر اربوں ڈالر بھیج رہے ہیں جس سے ہمارے ملک میں بہت کام ہو رہے ہیں، تو ان کی ہم پر اور ان پر بھی ذمہ داری پڑتی ہے کہ ان کے متعلق سوالات اور جوابات ہم تحمل سے سنیں۔ دیار غیر میں رہنے والے سارے محب وطن پاکستانی ہیں ان کے لئے اپوزیشن والے بھی ہماری آواز میں آواز ملا کر بات کریں اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے آواز بلند کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رائے مجتبیٰ کھرل صاحب۔ پارلیمانی سیکرٹری انٹیریئر۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) رائے غلام مجتبیٰ کھرل: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو ہی تھے جس نے پاکستانیوں کو پاسپورٹ دئے، پاکستانیوں کو باہر جانے کے مواقع ملے، پاکستان کے لئے فارن ایکسچینج آیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہی آج یہ Machine Readable Passport باہر کے overseas پاکستانیوں کو دے رہی ہے اور میں نے جیسے بتایا کہ سولہ سٹیشنز جو پوری دنیا میں including Middle East کے اندر جو station سیٹ اپ کئے جا رہے ہیں اور ان لوگوں کو Machine Readable Passport مل رہے ہیں اور اگر کہیں پر کوئی دشواری ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں پارلیمنٹ کے حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کے حوالے سے وزرات داخلہ کے حوالے سے یہ ان پاکستانیوں کو message دینا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے مسائل سے ہم نے کوئی آنکھ چرائی نہیں ہوئی اور ہم آپ کو کوئی بھولے نہیں ہوئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو پاسپورٹ ملیں گے اور جو stations قائم ہو رہا ہے یہ stations جلدی قائم ہو جائیں گے ملک میں اور آپ کے doorstep پہ آپ کو یہ Machine Readable Passport کی facility available ہو گی۔ لیکن دکھ تو اس نظر پر ہو رہا ہے کہ ہمارے پارلیمنٹ کے اندر آج یہ نام نہاد جمہوری طاقتیں عوام جو دیکھ رہے ہیں کہ ایسے لوگوں نے تاریخ میں عوام کے لئے کیا کیا۔ جب بھی یہ اقتدار میں آئے اور آج پھر کسی different کے ذریعے back door, back channel ادوار میں یہ اقتدار میں آنے کے لئے اپنی کوئی نہ کوئی سازش کرتے رہتے ہیں۔ جب ان کی کوئی سازش بھی کامیاب نہیں ہوتی یہ پارلیمنٹ کے اندر ہی جلسہ گاہ بنا لیتے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ شرم کی بات ہے کہ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ یہ جلسہ گاہیں اپنے علاقے میں جا کے بنائیں تو میرے خیال میں بہتر ہو گا۔ بڑی مہربانی۔

میڈم سپیکر: پلیز آرڈر ان دی ہاؤس۔ چیئر کو back نہ کریں۔ پلیز آرڈر ان دی ہاؤس۔ چیئر کو بیک نہیں کی جاتی ہے۔ جس ہاؤس میں بیٹھ کے آپ اتنا enjoy کر رہے ہیں freedom کو اس کی respect اور decorum کی احتیاط کریں۔ منسٹر فار لاء، فاروق ایچ نائیک صاحب۔

جناب فاروق ایچ نائیک: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! جو آج rowdyism اس پارلیمنٹ میں ہو رہا ہے یہ پارلیمنٹ کی norms and traditions کے خلاف ہے۔ اس سے ملک میں انتشار پیدا ہو رہا ہے اور یہ جو protest ہے یہ It is against the Rules of Procedures of the National Assembly. اور اس سے اگر کل جمہوریت derail ہو گی تو اس کے لئے پاکستان مسلم لیگ (نواز) ذمہ دار ہو گی۔ آج کی تاریخ تک نہ کوئی سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ یوسف رضا گیلانی صاحب member of the National Assembly نہیں ہیں۔ نہ آپ کی کوئی رولنگ ہے، نہ چیف الیکشن کمشنر کا کوئی فیصلہ ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ یوسف رضا گیلانی صاحب آج بھی member of National Assembly ہیں اور پرائم منسٹر آف پاکستان ہیں۔ میں سب کو استدعا کرتا ہوں کہ قانون اور آئین کو مانیں اور جو دشمن ہیں اس سے فائدہ نہ اٹھائیں اور میڈم سپیکر! ہم ہزارہ صوبہ چاہتے ہیں مگر اس کے لئے consensus develop کریں گے۔ ہم ہزارہ صوبہ بنانے سے پہلے تمام اتحادی جماعتوں کے ساتھ گفت و شنید کر کے اور جب consensus develop ہو جائے گا تو اس ہاؤس کے اندر اس کی بھی ہم قرارداد لے کر آئیں گے۔ میڈم سپیکر! میں ان تمام اپنے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ united ہو جائیں تاکہ ملک ترقی کرے اور دشمن اس دشمنی سے فائدہ نہ اٹھائیں اور آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت دے اور اس ملک کے اندر unity ہو اور یہ ملک بہت ترقی کرے۔ بہت بہت شکریہ۔

میڈم سپیکر: انشاءاللہ جی۔ میری درخواست ہے پی ایم ایل (ن) کے سینئر ممبرز سے کہ There is a way to protest. اور Parliamentary norms کے طریقے سے یقیناً ایک طریقہ ہے اور ان کا اپنا ایک view point ہے، اس کو سنا جانا چاہئے۔ لیکن اس کا طریقہ کار ہے اور نہ چیئر کو back کرنی چاہئے اور جو آج غلط traditions یہ ڈالیں گے آئندہ آنے والی اسمبلیوں میں بھی یہی کچھ نظر آئے گا۔ یہ کہا جاتا ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو ڈکٹیٹر کے وقت کا جو یہ تھا طریقہ کار ہمیں وہ طریقہ کار نہیں adopt کرنے چاہیے دوبارہ، There is a way to protest and I think they can do it according to that. They have a right to protest, they have a right to give their point of view but then there is a way. اور اس کو Parliamentary norm کے طریقے سے ہونا چاہئے اور اس طریقے سے

نہیں کہ جو House supreme ہے کہ اس کو کسی طرح بھی ہم undermine کریں۔جو بھی رولز ہیں جس کا میں بار بار ذکر کرتی ہوں وہ سپیکر نے نہیں بنائے ہیں بلکہ اس ہاؤس نے بنائے ہیں اور consensus سے بنائے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان رولز کی پاسداری جو خود آپ نے بنائے ہیں وہ آپ سب پہ لازم ہے۔اور خاص طور پر جب سینئر ممبرز کی طرف سے جو کہ نظر آتے ہیں کہ وہ خود اس حوالے سے بہت افسوس میں ہیں کہ جو آج طریقہ کار اپنایا جا رہا ہے۔جی میر ہزار خان بجارانی صاحب۔

ANNUAL REPORT OF THE COUNCIL OF COMMON INTEREST FOR THE YEAR, 2010-2011

Madam Speaker: Mir Hazar Khan Bijarani Sahib.

Minister for Inter Provincial Coordination (Mir Hazar Khan Bijarani): I beg to lay before the National Assembly the Annual Report of the Council f Common Interests for the year 2010-2011, as required by clause (4) of Article 153 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Madam Speaker: The Annual Report of the Council of Common Interests for the year 2010-2011, as required by clause (4) of Article 153 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan stands laid.

Madam Speaker: Item No. 5. Mr. Mustafa Nawaz Khokhar, Advisor to the Prime Minister on Human Rights to move item. No.5.

[THE NATIONAL COMMISSION FOR HUMAN RIGHT BILL, 2012

Advisor to the Prime Minister on Human Rights (Mr. Mustafa Nawaz Khokhar): Thank you Madam Speaker. I beg to move that the Bill to provide for the establishment of a National Human Rights Commission [The National Commission for Human Rights Bill, 2012] as passed by the

Senate with amendment, under Article 70(2) of the Constitution, be taken into consideration at once.

Madam Speaker: As it is not opposed. Now I put the Motion to the House. It has been moved that Bill to provide for the establishment of a National Human Rights Commission [The National Commission for Human Rights Bill, 2012] as passed by the Senate with amendment, under Article 70(2) of the Constitution, be taken into consideration at once. Consequently is the motion was adopted.

(The motion was adopted).

Madam Speaker: Clause by clause reading. The Bill is now taken up clause by clause.

Madam Speaker: The question is that Clause-2 do stands part of the Bill. Consequently Clause-2 stand s part of the Bill.

(The Motion was adopted.)

Mr. Deputy Speaker: The question is that Clause-3 do stands part of the Bill. All those in favour of it may say 'Aye'. All those against it may say 'No'. I think the 'Ayes' have it and consequently Clause-3 stands part of the Bill.

(The motion was adopted.)

Mr. Deputy Speaker: The question is that Clause-4 do stands part of the Bill. Consequently Clause-4 stands part of the Bill.

(The Motion was adopted.)

Madam Speaker: The question is that Clause-5 do stands part of the Bill. Consequently Clause-5 stands part of the Bill.

(The Motion was adopted.)

Madam Speaker: Clause 6. The question is that Clause 6 do stand part of the Bill. Consequently Clause 6 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 7. The question is that Clause 7 do stand part of the Bill. Consequently Clause 7 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 8. The question is that Clause 8 do stand part of the Bill. Consequently Clause 8 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 9. The question is that Clause 9 do stand part of the Bill. Consequently Clause 9 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 10. The question is that Clause 10 do stand part of the Bill. Consequently Clause 10 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 11. The question is that Clause 11 do stand part of the Bill. Consequently Clause 11 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 12. The question is that Clause 12 do stand part of the Bill. Consequently Clause 12 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 13. The question is that Clause 13 do stand part of the Bill. Consequently Clause 13 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 14. The question is that Clause 14 do stand part of the Bill. Consequently Clause 14 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 15. The question is that Clause 15 do stand part of the Bill. Consequently Clause 15 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 16. The question is that Clause 16 do stand part of the Bill. Consequently Clause 16 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 17. The question is that Clause 17 do stand part of the Bill. Consequently Clause 17 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 18. The question is that Clause 18 do stand part of the Bill. Consequently Clause 18 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 19. The question is that Clause 19 do stand part of the Bill. Consequently Clause 19 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 20. The question is that Clause 20 do stand part of the Bill. Consequently Clause 20 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 21. The question is that Clause 21 do stand part of the Bill. Consequently Clause 21 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 22. The question is that Clause 22 do stand part of the Bill. Consequently Clause 22 stands part of the Bill.

Madam Speaker: Clause 23. The question is that Clause 23 do stand part of the Bill. Consequently Clause 23 stands part of the Bill.

(At this time Madam Speaker vacated the Chair which
was occupied by Mr. Deputy Speaker)

Mr. Deputy Speaker: Clause 24. The question is that Clause 24 do stand part of the Bill. Clause 24 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 24. The question is that Clause 24 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 24 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 25. The question is that Clause 25 do stand part of the Bill. Consequently,Clause 25 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 26. The question is that Clause 26 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 26 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 27. The question is that Clause 27 do stand part of the Bill. Consequently,Clause 27 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 28. The question is that Clause 28 do stand part of the Bill. Consequently,Clause 28 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 29. The question is that Clause 29 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 29 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 30. The question is that Clause 30 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 30 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 31. The question is that Clause 31 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 31 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 32. The question is that Clause 32 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 32 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 33. The question is that Clause 33 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 33 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause 34. The question is that Clause 34 do stand part of the Bill. Consequently, Clause 34 stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Clause-I Preamble and Short Title. The question is that Clause One Preamble and Short Title do stand part of the Bill. Consequently, Clause One Preamble and Short Title stands part of the Bill.

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, Mr. Mustafa Nawaz Khokhar, Advisor to the Prime Minister on Human Rights to move Item No. 6.

Mr. Mustafa Nawaz Khokhar: Thank you honourable Speaker. I beg to move that the Bill to provide for the establishment of a National Human Rights Commission [The National Commission for Human Rights Bill, 2012] be passed.

Mr. Deputy Speaker: Now I put the Motion to the House. It has been moved that the Bill to provide for the establishment of a National Human Rights Commission [The National Commission for Human Rights Bill, 2012] be passed. Consequently the Bill was passed.

Mr. Deputy Speaker: ”In exercise of powers conferred by clause 1 of the Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the National Assembly Session summoned on Wednesday, the 25th April 2012 on the conclusion of its business.

Sd/-

Asif Ali Zardari.

President of Islamic Republic of

Pakistan

(The House was prorogued)